احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 8 اگست 2003ء 9 جمادی الثانی 1424 ہجری-8 ظہور 1382 ہش جلد53-88 نمبر178

جمعہ 8 اگست 2003ء

ساری قوم ایمان لے آئی

بنو سعد نے حضرت ضمام بن ثعلبہؓ کو اپنا نمائندہ بنا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا- انہوں نے آنحضرتؐ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور واپس جا کر اپنے قبیلہ سے کہا کہ لات اور عزّٰی بت بے حقیقت ہیں قوم نے کہا بتوں کی بے ادبی کی وجہ سے تمہیں برص یا جذام یا جنون نہ ہو جائے- انہوں نے فرمایا یہ بت نہ کوئی نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان- اللہ نے اپنا رسول بھیجا ہے اور کتاب نازل کر کے تمہیں گمراہی سے بچایا ہے اور میں اس رسولؐ سے تمہارے لئے اوامر و نواہی پوچھ کر آیا ہوں- چنانچہ ان کی تبلیغ سے شام سے پہلے ساری قوم مسلمان ہوگئی-

(سیرة ابن ہشام جلد2ص573ضمام بن ثعلبہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء [illegible] حضرت خلیفة المسیح الخامس کا خطاب 26جولائی 2003ء

دعوت الی اللہ کے میدان میں دنیا بھر میں ہونے والی مساعی، اس کے شیریں ثمرات اور جماعتی ترقیات کا ایمان افروز تذکرہ

انذاری نشانات، نصرت الٰہی اور خوابوں کے ذریعہ ہدایت کے واقعات

حضرت خلیفة المسیح الرابع کے علمی فیض کی اشاعت کے لئے "طاہر فاؤنڈیشن" کے قیام کا اعلان

﴿قسط چہارم آخر﴾

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

ریڈیو، ٹی وی کے پروگرام

غانا ٹی وی نے 16 گھنٹے کے جماعت کے پروگرام نشر کئے۔ اور 230 گھنٹے کے پروگرام غانا ریڈیو اسٹیشنز پر نشر ہوئے۔

گیمبیا میں نامساعد حالات اور مخالفت کے باوجود جماعت کو ریڈیو پر کوریج مل رہی ہے اور ایک سال کے دوران 52 گھنٹے کے 277 پروگرام نشر ہوئے۔

مختلف ممالک میں ریڈیو ٹی وی کے 7395 پروگراموں کا دورانیہ 6317 گھنٹے ہے۔ ان پروگراموں کے ذریعہ اندازاً 4 کروڑ 37 لاکھ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔

پرنٹ میڈیا میں 228 اخبارات میں جماعت کے بارہ میں آرٹیکلز شائع ہوئے ہیں۔

احمدیہ ویب سائٹ

انٹرنیٹ پر جماعتی ویب سائٹ جماعت امریکہ کے انتظام کے تحت چل رہی ہے۔ اس ویب سائٹ پر انگریزی اردو کتب کی آڈیو بھی ڈال دی گی ہے۔ انگریزی ترجمہ قرآن کی آڈیو تیار کی گئی ہے۔ سوال وجواب کی آڈیو CD بنائی گئی ہے اس کے علاوہ متعدد کیسٹس کا آڈیو ترجمہ ویب سائٹ پر موجود ہے۔

دیگر کتب اور مواد کے علاوہ جماعتی مرکزی اخبارات و رسائل میں روزنامہ الفضل ربوہ، الفضل انٹرنیشنل لندن، عربی رسالہ التقویٰ اور انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

ہومیو پیتھی کا فروغ

ہومیو پیتھی طریق علاج کو جماعت کے ذریعہ فروغ مل رہا ہے اور اس طریق علاج کے ذریعہ مخلوق خدا کی خدمت کی توفیق جماعت کو مل رہی ہے۔ اس وقت دنیا کے 55 ممالک میں جماعتی انتظام کے تحت 632 ہومیو شفاخانے قائم ہو چکے ہیں۔ دوران سال ایک لاکھ 91 ہزار مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ اور یہ علاج بلاتمیز مذہب و رنگ و نسل کیا گیا ہے۔ جرمنی اور غانا میں اس سلسلہ میں منظم طریق پر کام ہو رہا ہے۔

دوران سال انگلستان میں 32 ہزار، جرمنی میں 13 ہزار اور غانا میں 23 ہزار مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ غانا کو یہ خصوصیت بھی حاصل رہی ہے کہ یہاں سے تمام افریقہ کو ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔

قادیان کی ڈسپنسری سے 50 ہزار سے زائد اور ہومیو کیمپس کے ذریعہ 11 ہزار مریضوں کا علاج ہوا۔

ہندوستان میں 30 مقامات پر ہومیو شفاخانے قائم ہو چکے ہیں۔ طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ بھی بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ یہاں 79 ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا ان مریضوں میں 15 ہزار مریض غیر از جماعت تھے۔ ڈاکٹر وقار منظور بسرا صاحب علاج کرتے ہیں۔

ناداروں کی مالی امداد

ہندوستان، بنگلہ دیش اور افریقہ میں ناداروں میں جو مالی امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کا شمار ممکن نہیں ہے۔ خدمت خلق کا کام خدا کے فضل سے بہت ہو رہا ہے۔ ہسپتال سکولز اور ڈسپنسریاں اس کے علاوہ لوگوں کی خدمت پر مامور ہیں۔

خدمت خلق کی عالمی تنظیم

ہیومینٹی فرسٹ

امسال ہیومینٹی فرسٹ نے 80 ٹن وزنی سامان گیمبیا، سیرالیون اور برکینافاسو بھجوایا ہے۔

اس تنظیم نے اب مستقل نوعیت کے کام بھی شروع کر دیئے ہیں۔ افریقہ کے ممالک میں کمپیوٹر ٹریننگ کا کام شروع ہو چکا ہے۔ برکینافاسو میں عورتوں کے لئے سلائی سکھانے کا سکول کھولا گیا ہے۔ اور اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف کی سکیم بھی جاری ہے۔

مسلسل صفحہ 2 پر

نوکریاں نہیں پیشے اختیار کریں

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''یہ آزادی محدود آزادی ہے۔ آزادی اس چیز کا نام ہے کہ ہمارا ملک دوسرے ممالک کو چیلنج کر سکے کہ تم ہمارا مقاطعہ کرتے ہو تو کرو ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔ توپیں یہاں بن رہی ہوں، ہوائی جہاز یہاں بن رہے ہوں۔ ریلوے کے انجن یہاں بن رہے ہوں۔ ٹریکٹر لاریاں موٹر اور دوسری چیزیں یہاں تیار کی جا رہی ہوں۔ یہ خیال کر لینا کہ روٹی تو ہر حالت میں ملتی ہے۔ زیادہ کوشش کی کیا ضرورت ہے ہماری غلامی کو لمبا کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم روٹی کو لات ماریں اور تجارتوں، ایجادوں، زراعتوں اور صنعتوں میں لگ جائیں تو شاید کچھ عرصہ تک ہمیں تکلیف بھی ہو یا ہماری نسل بھی کچھ عرصہ تک تکلیف اٹھائے لیکن ایک وقت ایسا آئے گا۔ جب ہم اپنے خاندان اور ملک کیلئے ایک مفید وجود بن سکیں گے اور ہماری ساری تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ پس میں اپنے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ تعلیم محض اس لئے حاصل نہ کریں کہ اس کے نتیجہ میں انہیں نوکریاں مل جائیں گی۔ نوکریاں قوم کو کھلانے کا موجب نہیں ہوتیں۔ بلکہ نوکر ملک کی دولت کو کھاتے ہیں۔ اگر تم تجارتیں کرتے ہو۔ صنعتوں میں حصہ لیتے ہو۔ ایجادوں میں لگ جاتے ہو تو تم ملک کو کھلاتے ہو اور یہ صاف بات ہے کہ کھلانے والا کھانے والے سے بہترین ہوتا ہے۔ نوکریاں بے شک ضروری ہیں لیکن یہ نہیں کہ ہم سب نوکریوں کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیشے اختیار کریں تا کہ ملک کو ترقی حاصل ہو اور کم سے کم ملازمتیں کریں۔ صرف اتنی جن کی ملک کو اشد ضرورت ہو۔'' (فرمودہ 21 نومبر 1952ء الفضل 14 دسمبر 1952ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ بیگم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کولہے پر چوٹ اور آپریشن کے بعد صاحب فراش ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت عطا فرمائے آمین۔

بقیہ صفحہ 1

مظلومین عراق کی امداد

ہیومینٹی فرسٹ کے ذکر میں حضور انور نے بیان فرمایا کہ اہل عراق کے مظلومین کی امداد کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جو اعلان فرمایا تھا اس پر رقم اکٹھی ہوگئی ہے۔ امداد پہنچانے کے لئے رابطے ہو رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقیات

دعوت الی اللہ کے میدان میں جماعت احمدیہ نے اللہ کے فضل سے جو ترقیات حاصل کی ہیں ان میں سے بعض ممالک کی جھلکیاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمائیں۔

☆ **ہندوستان** میں امسال ایک لاکھ 19 ہزار سے زائد پھل حاصل ہوئے۔ 65 اماموں نے بیعتیں کی ہیں۔ امسال قادیان کے جلسہ سالانہ کی ریکارڈ حاضری پچاس ہزار سے زائد رہی جو قادیان کی تاریخ کی سب سے بڑی حاضری ہے۔

☆ **کینیا** میں ایک لاکھ 63 ہزار سے زائد پھل ملے ہیں دور دراز علاقوں میں احمدیت پھیلی ہے اور جماعت کو بیوت الذکر تعمیر کرنے کی غیر معمولی توفیق ملی ہے۔

☆ **ایتھوپیا** میں کینیا کے وفود جاتے ہیں اور صبر و ہمت کے ساتھ کام کرتے ہوئے 74 ہزار بیعتیں ملی ہیں، امسال وہاں پہلی احمدیہ بیت الذکر بیت بلال کی تعمیر ہو چکی ہے۔

☆ **جبوتی** بھی کینیا کے سپرد تھا یہاں پر 11 ہزار بیعتیں ہوئی ہیں۔

☆ **تنزانیہ** میں 20 نئے مقامات پر 17 ہزار پھل ملے۔

☆ **یوگنڈا** میں 4400 بیعتیں ہوئیں۔

☆ **غانا** میں ایک لاکھ نو ہزار پھل حاصل ہوئے ہیں۔ غانا کو قومی سطح پر بھی خدمات کی توفیق مل رہی ہے وہاں کی مصالحتی کمیشن کے ممبر امیر صاحب غانا ہیں جو واحد.........ممبر ہیں۔

☆ **نائیجر** کے سلطان آف اغادیس اس جلسہ سالانہ میں موجود ہیں انہوں نے امسال بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔

☆ **برکینا فاسو** میں 92 ہزار سے زائد پھل ملے۔

☆ **لائبیریا** میں نامساعد حالات کے باوجود ایک ہزار پانچ سے زائد لوگ احمدی ہوئے ہیں اور ایک بیت الذکر کی تعمیر کی توفیق بھی ملی ہے۔

☆ **کانگو** میں 1940ء میں احمدیت کا پیغام پہنچا امسال اس پرانی جماعت کے ساتھ رابطہ ہوا ہے۔

☆ **نائیجیریا** میں 2 لاکھ چھ ہزار سے زائد پھل حاصل ہوئے ہیں نائیجیریا ہی کے تحت کیمرون میں 725، چاڈ میں 213 اور اکیٹوریل گنی میں 18 پھل حاصل ہوئے۔

☆ **سولومنز آئس لینڈز** کو آسٹریلیا کے سپرد کیا گیا تھا۔ وہاں پر 50 افراد پر مشتمل ایک منظم جماعت کا قیام عمل میں آ گیا ہے۔

☆ **انڈونیشیا** میں مخالفت کے باوجود 1700 بیعتیں ہوئی ہیں اور 5 نئے مقامات پر جماعت کا قیام ہوا ہے۔

☆ **بنگلہ دیش** میں 1300 پھل حاصل ہوئے۔

☆ یورپ میں **جرمنی** نے سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ جرمنی کے اندر 15 اقوام کے 125 افراد نے بیعت کی اور جرمنی نے کئی ممالک میں اپنے وفود بھجوائے جن کے نتیجہ میں **الجزائر** میں 168 **یمن** میں 36، **ہنگری** میں 19 اور **کسووو** میں 13 پھل حاصل ہوئے ہیں۔

☆ **فرانس** نے دعوت الی اللہ کی 126 نشستوں کا اہتمام کیا اور 80 پھل حاصل کئے۔

مخالفوں کا عبرتناک انجام

دعوت الی اللہ کے میدان میں مخالفین کی طرف سے دنیا بھر میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں عبرت کے نشان دکھا کر داعیان کو تقویت بخشتا ہے۔ حضور انور نے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جو ان علاقوں میں عبرت کا نشان بنے۔

جادوگر چیختا ہوا بھاگا

ٹانگا کے ایک علاقے میں جماعت کو کامیابی حاصل ہوئی تو مخالفین نے جماعت کو دھمکایا۔ لیکن احمدی ثابت قدم رہے۔ جماعت نے بیت الذکر بنائی تو رکاوٹ ڈالی گئی اور بددعائیں بھی کیں۔ ایک شخص نے کالے جادو کے ذریعہ اثر کرنے کی کوشش کی وہ جادو کرنے لگا تو چیخیں مارتا ہوا وہاں سے بھاگ گیا۔ اس نے بتایا کہ جادو کرتے وقت مجھے ایک کالا سانپ نظر آیا۔ اس نے کہا کہ احمدی بڑے جادوگر ہیں ان کا مجھ پر اثر ہو گیا ہے۔

ہاتھ کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں

موروگورو تنزانیہ کے احمدیہ ہسپتال میں ایک شخص آیا اور اس نے سخت بدزبانی کی اور دل آزار کلمات کہے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے حضور کی تصویر کی توہین کی۔ ایک گھنٹے کے بعد اس کا ایکسیڈنٹ ہوا اور اس کے اسی ہاتھ کی دو ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ جس سے اشارہ کر کے توہین کی تھی۔

خدا کی عدالت کا فیصلہ

سوڈان سے ایک مولوی آیا اور کہا کہ احمدی جھوٹے ہیں اور پھر فیصلہ ہوا کہ اللہ کی عدالت میں جاتے ہیں چنانچہ ڈیڑھ ہفتہ کے بعد یہ شخص بیمار ہوا ڈاکٹروں نے جواب دے دیا احمدیہ ہسپتال لایا گیا۔ علاج کیا گیا لیکن رات کو بیت الخلا میں جا کر دم توڑ گیا اور اس کا عبرتناک انجام ہوا۔

مکان خالی کروانے کی سزا

برکینا فاسو میں احمدیوں نے ایک مکان کرایہ پر لیا کرایہ دار نے خالی کروا لیا اور معاملہ خدا کے سپرد کر دیا۔ چند دن کے بعد اس شخص کی وفات ہوگئی اور عبرت کا نشان بن گئی۔ اس کے خاندان کے لوگ جماعت کے پاس آئے کہ یہ مکان دوبارہ کرایہ پر حاصل کر لیں۔

عبرت کے نشان

☆ گوالیار میں ایک جماعت قائم ہوئی تو وہاں مخالفین نے گالیاں دیں۔ وہاں سے باہر نکلے تو ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور فریکچر ہو گئے۔

☆ کمبوڈیا میں ایک مخالف شخص کو پولیس نے دہشت گردی کے جرم میں پکڑ لیا۔

ایمان افروز واقعات

دعوت الی اللہ کے دوران اللہ تعالیٰ داعیان کی کوششوں کو ثمر آور کرنے کے لئے اپنی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات کا ظہور کرتا ہے۔

☆ کینیا میں ایک جگہ احمدیہ وفد پہنچا وہاں پانی کی قلت کی وجہ سے فصلیں تباہ ہو رہی تھیں اور جانوروں کا برا حال تھا۔ ہمارے مربی صاحب نے کہا کہ آج بارش ہوگی چنانچہ خدا تعالیٰ نے نشان دکھایا اور مغرب کے بعد بارش ہوگئی اور اگلے روز بھی بارش ہوگئی۔

☆ **گیانا** میں ایک گھرانے میں دورے کے دوران جانا ہوا تو وہاں ایک احمدی کو شدید پیٹ درد ہوا۔ مربی صاحب نے سادہ پانی پر دعائیں پڑھ کر پلایا۔ اور پھر حضور انور کو دعائیہ فیکس دی گئی واپسی پر دیکھا کہ سب گھر والے خوش و خرم بیٹھے ہیں اور پیٹ درد کا نشان نہیں۔

خوابوں کے ذریعہ قبول احمدیت

اللہ تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ بعض لوگوں کو احمدیت کی سچائی دکھاتا اور قبول احمدیت کی توفیق بخشتا ہے۔ اس ضمن میں حضور انور نے بعض ایمان افروز واقعات سنائے:

☆ موروگورو تنزانیہ میں محمد رمضان نامی ایک شخص آیا کہ میں احمدی ہونا چاہتا ہوں۔ اسے مربی صاحب نے جماعت کا تعارف کروانا چاہا۔ اس نے کہا کہ میں پہلے ہی بہت وقت ضائع کر چکا ہوں۔ میں نے خدا تعالیٰ سے راہنمائی مانگی تھی اللہ تعالیٰ نے مجھے تین بار خواب میں موروگورو کی احمدیہ بیت الذکر دکھائی۔ چنانچہ اس نے بیعت کی اور چندہ بھی ادا کیا۔

☆ تنزانیہ میں ہی محمد علی نامی ایک شخص کو خواب میں ایک سفید بزرگ نے نماز پڑھائی۔ وہ موروگورو مشن ہاؤس آیا اس نے حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھی تو کہا یہی بزرگ خواب میں آئے تھے چنانچہ اس نے بیعت کر لی۔ اس کی سخت مخالفت ہوئی لیکن وہ نہ صرف جماعت پر قائم رہا بلکہ ایک کامیاب داعی الی اللہ بن کر چھ جماعتیں قائم کر چکا ہے۔

☆ فرانس میں الجزائر کے ایک دوست فاتح صاحب سوال و جواب میں آئے۔ انہیں حضرت مسیح موعود کی کتب دی گئیں انہوں نے مطالعہ کے بعد کہا یہ جھوٹے کی تحریر نہیں ہو سکتی۔ کچھ عرصہ پہلے اس نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا تھا۔ جب اس نے حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھی تو اس نے کہا کہ یہی بزرگ خواب میں آئے تھے تب اس نے بیعت کر لی۔

خدا اپنا نور پورا کرے گا

افضال الٰہی اور تائیدات الٰہیہ کے واقعات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ پڑھ کر سنایا جس میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جس کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے وہ نابود ہو جاتا ہے اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے تو اس کو کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔ براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی ہے کہ وہ مخالف خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں لیکن خدا اپنے نور کو ضرور پورا کریگا۔ اس پیشگوئی کے بعد ہزار ہا لوگوں نے مجھے قبول کیا میری شدید مخالفت ہوئی۔ کفر کے فتوے لگائے گئے۔ حکام کو اکسایا گیا۔ غرض نابود کرنے کے لئے ہر طرح کے طریق اختیار کئے گئے لیکن دشمن ناکام و نامراد کر دیا اور کس شوکت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ یہ بجز خدا کے اور کس کا کام ہو سکتا ہے۔

طاہر فاؤنڈیشن کے قیام کا اعلان

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے خطاب کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے کام کو جاری رکھنے کے لئے اور آپ کے علمی فیضان کی تدوین و اشاعت کے لئے ''طاہر فاؤنڈیشن'' کے قیام کا اعلان فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا اس مقصد کے لئے ایک الگ ادارہ کی ضرورت ہے جس کے 20 ڈائریکٹرز ہونگے اس کی ایک شاخ لندن میں قائم ہوگی۔ جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے۔ تینوں انجمنیں یعنی صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید اس کے لئے فنڈ مہیا کریں گی۔ جو لوگ خوشی سے حصہ لینا چاہتے ہیں وہ حصہ لے سکتے ہیں۔ دعا کریں کہ جو کمیٹی بنے اس کو کام کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور حضور کی تحریرات کو شائع کرنے کی توفیق ملے۔ اس اعلان کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ دوسرے دن کے اس اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

پاکستان، دیگر اسلامی ممالک اور تیسری دنیا کے لئے

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بے لوث خدمات پر شاندار خراج تحسین

محنت اور خدمات کا پھل، اٹلی کا مرکز طبیعات پاکستان میں کیوں نہیں؟

(قسط اول)

محترم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

ڈاکٹر عبدالسلام سائنس کی دنیا کے وہ نابغۂ روزگار تھے جنہوں نے ساری زندگی سائنس اور خاص طور پر طبیعات کے میدان میں ایک سے ایک معرکہ سر کیا اور اپنے علم اور عملی مساعی سے دنیا بھر کی خدمت میں لگے رہے۔ صرف ان کے ٹریسٹے (اٹلی) میں قائم کردہ نظریاتی طبیعات کے مرکز کا ہی ذکر کیا جائے تو اسے اس صدی کی سائنسی دنیا میں بہت بڑی کامیابی قرار دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے مشرق و مغرب دونوں کو اپنے علم و تحقیق اور عملی اقدامات سے فیض یاب کیا اور ہر سطح پر اپنی قابلیت اور عظمت کا لوہا منوایا لیکن خاص طور پر پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک کی سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں پسماندگی دیکھ کر ان کا دل خون کے آنسو روتا تھا اور انہوں نے مقدور بھر ان ممالک کو غفلت کی نیند سے جگانے اور دامے درمے، سخنے ان کی خدمت بجا لانے کی بے لوث اور انتھک کوشش کی۔ افسوس ان کی اس دلی آرزو اور مسلسل کوشش کی ایک لمبا عرصہ تک پوری طرح پذیرائی نہ کی گئی۔ اس طرح وطن عزیز پاکستان سائنس اور ٹیکنالوجی میں خاطر خواہ ترقی نہ کر سکا جس کا نقصان پوری قوم کو ہوا۔ ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کے واحد نوبیل انعام یافتہ سائنسدان ہیں جنہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور دن رات کی محنت سے اکتوبر 1979ء میں سائنس کی دنیا کا سب سے بڑا انعام جیتا۔ ان کی یہ کامیابی اتنی عظیم اور غیر معمولی تھی کہ پاکستان کے علاوہ عرب دنیا میں بھی بے پناہ خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

روزنامہ ''مشرق'' نے اپنی 17 اکتوبر 1979ء کی اشاعت میں ایک اداریہ تحریر کیا ''پاکستان کے لئے عالمی اعزاز''۔ اس کا ایک حصہ یہ ہے۔

''پاکستان کے ممتاز سائنسدان پروفیسر عبدالسلام کو طبیعات کے شعبے میں اعلیٰ تحقیقی کام کرنے پر اس سال کا نوبیل انعام ملا ہے جو بلاشبہ پاکستان کے لئے ایک اعزاز ہے۔ اسی لئے صدر مملکت نے اپنے تہنیتی پیغام میں بجا طور پر یہ بات کہی ہے کہ پروفیسر عبدالسلام کو نوبیل انعام ملنے سے ''پاکستان اقوام عالم میں سربلند ہو گیا ہے''۔

انگریزی اخبار ''ڈان'' نے لکھا۔

''گزشتہ رات اسلامک کلچر سنٹر اور ریجنٹس پارک (لنڈن) مسجد کے ڈائریکٹر ڈاکٹر زیدی بدیوی کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں پروفیسر سلام مہمان خصوصی تھے۔ اس عشائیے پر اسلامی ممالک کے کوئی بیس سفراء اور ہائی کمشنر موجود تھے جن میں پاکستانی سفیر بریگیڈیئر ایف، آر خان بھی شامل تھے۔ یہ عشائیہ ریجنٹس پارک مسجد میں دیا گیا۔ پروفیسر سلام کو ان کے منفرد اعزاز پر زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے میزبان ڈاکٹر بدیوی نے کہا۔

''پروفیسر سلام نے نوبیل پرائز حاصل کر کے دنیا بھر کے (۔) سائنسدانوں کے لئے اس دیوار کو گرا دیا ہے جو آج تک ان کے اور نوبیل پرائز کے درمیان حائل تھی'' (''ڈان'' مورخہ 17 نومبر 1979ء صفحہ 7)

محنت اور خدمت کا پھل

غور کرنے کی بات ہے کہ پاکستانی سپوت ڈاکٹر عبدالسلام کے فزکس لاریٹ کا اعزاز حاصل کرنے پر وطن عزیز پاکستان کے علاوہ پوری اسلامی دنیا میں اس قدر خوشی اور فخر کا اظہار کیوں کیا گیا۔ ظاہر ہے اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ یہ ایک عظیم عالمی اعزاز اور انعام تھا اس خوش کامی اور شادمانی کو سب پوری طرح محسوس کر رہے تھے۔ اور دوسری بڑی وجہ یہ تھی کہ ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان اور ساری تیسری دنیا کے ممالک کی ترقی اور خوشحالی کیلئے مسلسل فکرمند اور مستعد اور خدمت پر کمر بستہ رہتے تھے۔ ان کی دلی خواہش تھی کہ یہ ممالک بھی غربت اور پسماندگی سے نجات پا جائیں اور خوشحال اور سرفراز ہوں۔ یہ ان کے جذبۂ خدمت کا اثر تھا کہ ان کی عالمی سطح پر عظیم کامیابی اور سربلندی سے پوری تیسری دنیا کو دلی خوشی اور وابستگی محسوس ہوئی۔

ہمارے سب سے بڑے مسئلے کی تشخیص

ڈاکٹر عبدالسلام کے دل میں غریب ممالک کے مسائل کو حل کرنے کا کیسا گہرا درد اور جذبہ صادق موجود تھا اور ان کا دماغ، ایسے مسائل کو کس طرح سوچتا تھا اور وہ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کی قسمت سنوارنے کے لئے کیا نظریات اور رہنما اصول ذہن میں رکھتے تھے اس کی ایک واضح جھلک ان کے اس خصوصی خطاب میں ملتی ہے جو انہوں نے جنوری 1961ء میں ڈھاکہ (سابق مشرقی پاکستان) میں انجمن ترقی سائنس پاکستان کے موقع پر کیا۔ مضمون کو آگے بڑھانے کے لئے ہم قارئین کرام کے سامنے ''ڈاکٹر عبدالسلام'' نامی حد درجہ دلچسپ اور مستند کتاب کے کچھ دلچسپ اور معلومات افزاء حوالے رکھتے ہیں۔ یہ عظیم کتاب پاکستان کے ایک نامور سائنسدان ڈاکٹر عبدالغنی کی تصنیف ہے۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر عبدالغنی خود بھی فزکس کے پی، ایچ، ڈی ہیں۔

انہوں نے اعلیٰ تعلیم برطانیہ اور جنیوا میں حاصل کی۔ وہ 1966ء میں PINSTECH اسلام آباد (پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلیئر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی) کے پہلے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ ڈاکٹر عبدالغنی اپنی کتاب ''عبدالسلام'' میں لکھتے ہیں۔

''سوشل سائنسز کے میدان میں سلام کا عظیم الشان کارنامہ، میرے خیال میں، ان کا وہ صدارتی خطبہ ہے جو انہوں نے جنوری 1961ء میں ڈھاکہ میں انجمن ترقی سائنس، پاکستان کے موقع پر دیا'' (عمر 35 سال۔ ناقل)۔ آگے چل کر ڈاکٹر عبدالغنی اپنی کتاب میں ڈاکٹر عبدالسلام کی تقریر کے اہم حصے درج کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنے خطاب کے دوران کہا ''ہم پاکستانی غریب قوم ہیں۔ نسل انسانی کی غالب اکثریت کی مانند غربت ہمارا سب سے بڑا گھمبیر مسئلہ ہے۔ یہ دنیا کے ایک فیصد ملکوں کے ایک ارب باشندوں کا اور ہمارا مشترکہ مسئلہ ہے۔ ایک مشترکہ دردسر ہے۔ دنیا بھر میں غربت کی سب سے بڑی وجہ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم ہے''۔

سلام نے خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا:۔

''پہلے تو ایک معاشرہ کو مطلوبہ ٹیکنالوجیکل مہارت و لیاقت حاصل کرنی چاہئے۔ دوسرے اسے قومی آمدنی کا پانچ فیصد حصہ بچانا چاہئے اور اسے پیداواری منصوبوں میں انویسٹ کرنا چاہئے''۔

آخر میں سلام نے ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم کی:۔

''ہمیں اس انقلاب کے بارے میں جو ہم برپا کرنا چاہتے ہیں، کسی ابہام یا خام خیالی کا شکار نہ ہونا چاہئے۔ یہ انقلاب سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان کا ہے۔ مستقبل کے مورخ کو یہ چرچا کرنے کا موقع دیجئے کہ قومی خوشحالی اور اقتصادی ترقی کے میدان میں روسیوں اور چینیوں کی مانند تیزی سے آگے بڑھنے کا پانچواں سبق پاکستان نے سکھایا اور اس طرح کہ ان دو ملکوں کے برعکس پاکستان میں نہ انسانوں کو ٹارچر کیا گیا اور نہ ان کی جانیں لی گئیں''۔

(''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 112)

پاکستان کے لئے بے لوث خدمات کا لمبا دور

برطانیہ کے شہرۂ آفاق ادارے امپیریل کالج لندن کے کل پروفیسر (تقرری 1957ء) اور ریسرچ سائنٹسٹ کے طور پر ڈاکٹر عبدالسلام کو دنیا بھر میں شہرت حاصل ہو گئی۔ چنانچہ 1958ء میں زمام اقتدار سنبھالنے کے جلد بعد ہی صدر ایوب خان نے ڈاکٹر سلام کی منفرد صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کا سلسلہ شروع کیا اور 1961ء میں انہیں اپنا سائنسی مشیر اعلیٰ مقرر کیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے جذبۂ حب الوطنی کا کمال مظاہرہ کرتے ہوئے 1961ء تا 1974ء پورے تیرہ سال بغیر کسی معاوضہ کے وطن عزیز کی یہ عظیم خدمت انجام دی۔ اس سارے عرصہ میں پاکستان میں سائنسی ترقی اور سائنسدانوں کی اعلیٰ تربیت کے لئے متعدد اور عظیم الشان منصوبے ترتیب دیئے جن کے زبردست نتائج پیدا ہوئے۔ ڈاکٹر عبدالغنی کی کتاب ''ڈاکٹر عبدالسلام'' سے ان چند کامیاب اقدامات کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:

(الف) پاکستانی سائنسدانوں کو علمی و سائنسی ترقی کے مواقع فراہم کرنے کے بارہ میں ڈاکٹر عبدالغنی لکھتے ہیں:۔

''انہوں نے (ڈاکٹر عبدالسلام) پاکستان میں جس کام کو اولیت دی وہ سائنسدانوں کی تربیت تھی۔ وہ .... اس وقت کے وزارت تعلیم کے فیڈرل سیکرٹری ایس ایم شریف کو اس امر پر رضامند کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ طبیعات میں پوسٹ گریجویٹ سٹڈیز (یعنی پی، ایچ، ڈی) کے لئے چھ سالہ وظائف دینے کے لئے فنڈز قائم کئے جائیں''۔

(کتاب ''ڈاکٹر عبدالسلام'' ص 106)

(ب) PINSTECH کے قیام کے لئے زبردست اور عملی کوشش کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے

لکھا کہ:۔

''سلام نے صدر ایوب خان کو مجبور کیا کہ وہ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلیئر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے قیام کی منظوری اور ہدایت دے دیں جو ایک تحقیقی سائنسی یادگار ہوگی جس کی بدولت پاکستان میں سائنسی تعلیمات کا احیاء ہوگا۔ سلام کی باتیں ایوب خان کے دل کو لگیں۔ چنانچہ جلد ہی اسلام آباد میں نیلور کے مقام پر پنس ٹیک (PINSTECH) کا قیام عمل میں آ گیا''۔ (''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 116)

(ج) کراچی میں پاور ری ایکٹر نصب کرنے کا مشورہ:

''ملک کے نیوکلیئر پاور پروگرام کے لئے سلام نے حکومت کو مشورہ دیا کہ کراچی میں ایک سو چالیس میگاواٹ کا پاور ری ایکٹر نصب کیا جائے۔ جس میں ایندھن کے طور پر قدرتی یورانیم اور (Fission) نیوٹران کی کم رفتار کے لئے بھاری پانی کا استعمال کیا جائے۔ (''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 107,108)

(د) سپارکو کی بنیاد:

''میزائل ریسرچ اور اس سے ملحقہ میدان میں ترقی کے لئے سلام نے خلا اور بالائی فضاء کی تحقیقی کمیٹی ''سپارکو'' کی بنیاد رکھی اور کچھ عرصہ تک اس کے چیئرمین بھی رہے'' (صفحہ 108)

(ر) سوشل سائنسز کا میدان

''سوشل سائنسز کے میدان میں سلام کا عظیم الشان کارنامہ، میرے خیال میں، ان کا وہ صدارتی خطبہ ہے جو انہوں نے جنوری 1961ء میں ڈھاکہ میں انجمن ترقی سائنس، پاکستان کے موقع پر دیا''

(صفحہ 108)

ڈاکٹر عبدالغنی اس خطاب کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

''ڈھاکہ میں سلام نے ''ٹیکنالوجی اور پاکستان کی غربت کے خلاف جنگ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ موضوع اب تک پاکستان کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اپنی اس پر مغز اور جامع تقریر میں انہوں نے ترقی کے اقتصادی قوانین کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر پر اصرار کیا کہ پاکستان کو اپنے لاکھوں کروڑوں عوام کی جڑوں میں انتہائی گہرائی تک پہنچی ہوئی غربت کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے ان قواعد و قوانین کو اختیار کر لینا چاہئے''

(''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 109)

(س) سیدو شریف کی سائنس کانفرنس

''سلام کے مشورہ پر اگست 1965ء میں سوات میں سیدو شریف کے مقام پر صدر ایوب خان کے زیر سرپرستی ان کی موجودگی میں ایک خاص الخاص سائنس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں سائنٹفک اینڈ ٹیکنالوجیکل ڈویژن کی جانب سے مدعو کئے جانے والے ملک کے چوٹی کے سائنسدانوں نے شرکت کی''

(''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 119,120)

ڈاکٹر عبدالغنی اس سلسلہ میں لکھتے ہیں:

''انہوں نے آگے چل کر ایک نیشنل سائنس کونسل کے قیام پر بھی زور دیا۔ تا کہ اولیت دیئے جانے والے کاموں کا تعین کیا جائے۔ ایک طاقتور ٹیکنیکل انفارمیشن سروس کے قیام ''وہیٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ'' نیشنل فزیکل لیبارٹریز اور انسٹی ٹیوٹ آف میٹالرجی کے قیام پر بھی انہوں نے زور دیا''

(''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 121)

(ک) سیم اور تھور کے مسئلے کا حل

ڈاکٹر عبدالغنی تحریر کرتے ہیں:

''سلام نے سیم اور تھور (شور) پر بھی چند مضامین لکھے ہیں انہیں اس پریشان کن مسئلے سے جس قدر اتنی فکر تھی کہ انہوں نے حکومت کو مجبور کیا تھا کہ اس مسئلے کو سلجھانے کے لئے امریکی ماہرین کی ایک ٹیم پاکستان بلوائی جائے''۔ (صفحہ 121)

ڈاکٹر عبدالغنی امریکی ماہرین کی ٹیم کے پاکستان آنے کا دلچسپ واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:

واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:

''1961ء میں سلام ایم آئی ٹی کی سوویں سالگرہ کی تقریبات میں مدعو تھے۔ وہاں انہیں امپیریل کالج سے آئے ہوئے نوبل انعام یافتہ پروفیسر بلیکٹ (Blacket) کے بعد لیکچر دینا تھا۔ بلیکٹ نے اپنے لیکچر میں کہا ''دنیا کی سپر مارکیٹ میں ترقی پذیر ممالک کے لئے ہر قسم کی ٹیکنالوجی موجود ہے۔ جاؤ اور اسے خرید لو۔ سلام نے ان کے خیال سے اتفاق نہ کیا اور کہا ''پاکستان میں سیم جیسے عذاب کا کبھی سائنسی بنیاد پر مطالعہ کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کی گئی''

(Wiesner) ویسنر اس وقت ایم آئی ٹی میں پروفیسر تھے۔ انہیں صدر کینیڈی نے حال ہی میں اپنا سائنسی مشیر نامزد کیا تھا۔ وہ سلام کا لیکچر ختم ہونے کے بعد ان کے پاس آئے اور کہا ''کیا آپ میرے ہمراہ جہاز پر واشنگٹن چلنا پسند کریں گے۔ شائد امریکی سائنس یہ مسئلہ حل کرنے میں آپ کی مدد کر سکتی ہے۔ صدر کینیڈی، صدر ایوب کے سرکاری دورۂ امریکہ کے دوران ان سے اس سلسلے میں بات چیت کریں گے۔ اور ماہرین کی ایک ٹیم کی پیش کش کریں گے۔ جو پاکستان جا کر اس ادق مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش میں آپ کی مدد کرے گی'' یہ ہے امریکی ماہرین کے پاکستان آنے کی کہانی''

(''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 122,123)

صدر یحییٰ خان کا دور

ڈاکٹر عبدالغنی اپنی کتاب ''ڈاکٹر عبدالسلام'' میں تحریر کرتے ہیں:

''سلام نے ہمیشہ یہ محسوس کیا ہے کہ ''ہم جو کام کر سکتے ہیں ہمیں اس کی انتہا تک پہنچ جانا چاہئے ہمیں اس بارے میں کبھی قیاس سے کام لینا پڑے ... نہ ہونا چاہئے کہ ہم کوئی کام کرنے کے لائق نہیں ....

چنانچہ اس حقیقت کے باوجود کہ یحییٰ حکومت نے 1968ء۔ 1971ء کے دوران شاید ہی سلام سے کسی مشورہ کے لئے رجوع کیا ہو، انہوں نے امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور ایک پر مغز و جامع مضمون ''پاکستان کے لئے سائنسی، تحقیقی اور ترقیاتی پالیسی'' تحریر کیا۔ جس میں انہوں نے زور دیا کہ ہمارے پاس تین بڑے اور اہم وسائل موجود ہیں۔

1۔ قدرتی گیس

2۔ زرخیز سیلابی مٹی، بشرطیکہ اسے مغربی پاکستان میں آبپاشی سے سیراب کیا جا سکے اور مشرقی پاکستان میں سیلابوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔

3۔ افرادی قوت کی فراوانی بشرطیکہ اسے مختلف مہارتوں سے آراستہ کیا جا سکے۔ مثلاً زراعت، سائنس، انجینئرنگ اور ریاضیات کے میدانوں میں مہارتیں''

(صفحہ 129-130)

اپنے اس مضمون میں ڈاکٹر عبدالسلام نے یہ بھی لکھا:

''وہ ضروری اصلاح جسے میں پاکستان میں سائنسی تحقیقات کے سارے مستقبل کی بنیاد قرار دیتا ہوں، یونیورسٹیوں میں ریسرچ کے لئے بڑے پیمانے پر وسائل کی فراہمی اور اس کے لئے الگ سرمایہ مختص کرنا ہے۔

اس اصلاح کے بغیر پاکستانی، سائنس کو نہ تو کوئی طاقت ہوگی، نہ تو اس کی ریڑھ کی ہڈی مضبوط ہوگی اور نہ ہی اس کا کوئی پائیدار مستقبل ہوگا..........

یونیورسٹیوں کی بنیادی سائنسوں میں ریسرچ کی کوششوں کی سرپرستی کے لئے یہ ضروری ہے کہ امریکہ میں نیشنل سائنس کونسل یا برطانیہ میں سائنس ریسرچ کونسل کا سا ایک ادارہ قائم کیا جائے جو گریجویٹ ریسرچ ٹریننگ ایوارڈ اور ریسرچ فیلوشپ دیا کرے اور ایکوئپمنٹ کی خریداری کے لئے گرانٹ بھی دیا کرے'' (''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 132-133)

مضمون کا خوشکن اور باثمر نتیجہ

ڈاکٹر عبدالغنی لکھتے ہیں ''یحییٰ کے زمانے میں سلام کے ایک مضمون نے اس وقت کے مالیاتی سیکرٹری ایم، ایم احمد کو تحریک دلائی کہ انہوں نے ''پاکستان سائنس فاؤنڈیشن'' کے قیام کے لئے ایک کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کروائی''۔ (صفحہ 133)

بھٹو دور۔ اسلامی کانفرنس اور سلام کی تجویز

ڈاکٹر عبدالغنی اپنی کتاب ''ڈاکٹر عبدالسلام'' میں تحریر کرتے ہیں:

''سلام نے 1974ء میں لاہور میں منعقدہ پہلی اسلامی کانفرنس کے موقع پر ''اسلامک سائنس فاؤنڈیشن'' کے قیام کی تجویز پیش کی۔ سلام نے یہ تجویز پیش کی کہ اس فاؤنڈیشن کا قیام اعلیٰ سطح پر ٹیکنالوجی اور سائنس کی ترقی کو اپنا ہدف بناتے ہوئے اسلامی ملکوں کی مدد سے عمل میں لایا جائے۔ فاؤنڈیشن کی سرپرستی اسلامی ممالک کریں۔ اور اس کے کاموں کے لئے 10000 ملین ڈالر کا فنڈ مخصوص کر دیں اور اسے 60 تا 70 ملین ڈالر سالانہ آمدنی ہوا کرے۔ فاؤنڈیشن قطعی طور پر غیر سیاسی ہو اور خالصتاً سائنسی ہو۔ اسے مسلم ممالک کے چوٹی کے سائنسدان اور ٹیکنالوجی کے ماہرین چلائیں''۔ (صفحہ 136)

آگے چل کر ڈاکٹر عبدالغنی رقمطراز ہیں۔

''سلام کی ان تجاویز پر تمام اسلامی ممالک کی حکومتوں کی طرف سے فوری غور و خوض کیا جانے لگا۔ 1981ء کی طائف کانفرنس کے موقع پر مسلمان ممالک نے فاؤنڈیشن کے قیام کے لئے پچاس ملین ڈالر کی رقم کے حق میں ووٹ دیئے۔ سلام کی تجویز کردہ ایک بلین ڈالر کی رقم (جو فورڈ فاؤنڈیشن کے اثاثوں کے برابر تھی) کے مقابلہ میں یہ رقم کافی کم تھی''۔ (صفحہ 136)

اعزازی سائنسی مشیر کا استعفیٰ

مسلسل تیرہ سال تک تین سربراہان مملکت کے سائنسی مشیر اعلیٰ کے منصب پر بغیر کسی معاوضہ کے کام کرنے والا اور پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کو فروغ دینے کے لئے انتھک اور زبردست کارنامے انجام دینے والا ڈاکٹر عبدالسلام آخر اس عہدے سے اس وقت مستعفی ہو گیا جب ستمبر 1974ء میں بھٹو کے دور میں ایک جدید وضع کردہ قانون اور فیصلے کی رو سے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔

ڈاکٹر عبدالغنی رقمطراز ہیں: ''وزیر اعظم بھٹو نے سلام کا استعفیٰ منظور کر لیا لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ غیر رسمی طور پر اپنے ملک کے لئے سائنسی مشورے دیتے رہا کریں۔ سلام یہ بات مان گئے'' (صفحہ 137)

اس کے تین برس بعد جب 1977ء میں ڈاکٹر عبدالسلام کی ملاقات اپنے پرانے ساتھی ڈاکٹر عبدالغنی سے ہوئی تو دوران گفتگو ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنا یہ وجد آفرین عزم پھر سے دوہرایا ''جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں پہلے ہی کی طرح حتی المقدور ملک و ملت کی خدمت کرتا رہوں گا''

(''ڈاکٹر عبدالسلام'' ص 138)

شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

دل سے کس طرح مٹاؤ گے محبت کے نقوش
یہ کوئی ریت پہ لکھی ہوئی تحریر نہیں

بقایا ادا کرنے کی تاکید

تحریک جدید کا سال گزرنے کے بعد بعض احباب اپنے بقائے ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتے ان کی راہنمائی کیلئے حضرت مصلح موعود کا حسب ذیل ارشاد پیش کیا جاتا ہے فرمایا:۔

''جب تک ایک شخص بقائے ادا نہ کرے تحریک جدید اسے کوئی نفع نہیں دے سکتی۔''

(مطالبات صفحہ 179)

ایم اے لطیف شاہد صاحب

غانا میں جماعت احمدیہ کی خدمت خلق

دوران خدمت ایک ایمان افروز اور ناقابل فراموش واقعہ کا ظہور

خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے غانا مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ وہاں جماعت احمدیہ مذہبی راہنمائی کے علاوہ طب اور تعلیم کے میدان بھی خدمات بجالا رہی ہے۔ غانا کی حکومت ان خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے وہاں کے امیر اور مشنری انچارج مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب پچھلے انتیس سال سے اعلیٰ خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ان کا شمار ملک کے ممتاز مذہبی رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے جماعت کے لئے نشانات دکھاتا رہتا ہے جو کہ احمدیوں کے ایمان میں ترقی کا موجب ہوتے ہیں خاکسار ایسے ہی ایک ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔

غانا کا تعارف

اس واقعہ کو صحیح معنوں میں جاننے کے لئے پہلے ملک کا کچھ تعارف ضروری ہے۔ غانا میں آبادی کے تناسب سے چالیس فیصد مسلمان اور ساٹھ فیصد عیسائی اور دوسرے عقائد کے لوگ رہتے ہیں تعلیم کے میدان میں عیسائی بہت آگے ہیں عام مسلمان نسبتاً کم تعلیم یافتہ ہیں لیکن احمدی جماعت پڑھائی کی طرف خاص توجہ دیتی ہے اور جماعت احمدیہ کا تعلیمی معیار بھی دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ ہے۔

1982ء۔ **1981**ء میں غانا کی معاشی حالت بہت خراب تھی زرمبادلہ کے فقدان کی وجہ سے ضروریات زندگی بہت ہی نایاب تھیں ملک کا اکثر علاقہ سطح مرتفع ہے اور نہایت ہی گھنے جنگلات ہیں۔ کسی علاقہ کو کھیتی باڑی کے لئے صاف کرنا سخت دشوار ہے۔ زراعت زیادہ تر صرف شمالی علاقہ میں بہت تھوڑے پیمانے پر ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے خوراک کے لئے ملک خودکفیل نہ تھا بلکہ سب کچھ بیرون ممالک سے درآمد کرنا پڑتا تھا۔ غانا سے ٹمبر، کافی اور کوئلہ برآمد کیا جاتا تھا۔ لیکن درآمدات زیادہ ہونے کی وجہ سے زرمبادلہ کی شدید کمی تھی۔ ادویات بالکل نہیں ملتی تھیں ملک میں بڑے بڑے ہسپتال تھے ہر قسم کی مشینری بھی تھی۔ لیکن ادویات نہ تھیں۔ مریضوں کو ادویات کا خود انتظام کرنا پڑتا تھا جو کہ بہت ہی مہنگی تھیں اور اکثر نایاب تھیں۔ ملک میں رواج تھا کہ کسی قومی یا اجتماعی کام کرنے کے لئے فنڈز اکٹھے کرنے مقصود ہوں تو جلسے منعقد کر کے کارروائی کے دوران مالی قربانی کی اپیل کی جاتی تھی اور لوگ اس کے عادی ہونے کی وجہ سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کرتے تھے سٹیج سے ناموں کا اعلان اور جو رقم دی گئی ہے اس کا اعلان کیا جاتا تھا۔ چنانچہ مختلف علاقوں یا لوگوں کا (جو بھی صورتحال ہو) آپس میں مقابلہ ہوتا تھا۔ اور وہ بار بار مالی قربانی کر کے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔

عیسائیوں کی ایک رسم

رواج کے متعلق مزید بتاتا چلوں کہ بڑے لوگوں یعنی چیف وغیرہ کی وفات کے موقع پر **Funeral** بڑے زور شور سے منایا جاتا تھا۔ لاش کو کئی کئی دن بلکہ بعض حالات میں کئی کئی ہفتے **Mortuary** میں رکھ دیا جاتا تھا اور جنازے کی خوب تشہیر کی جاتی تھی چنانچہ لوگ بڑی تعداد میں خاص قسم کا لباس پہن کر شامل ہوتے تھے۔ کیا عورتیں کیا مرد سب بڑے شوق سے میوزک اور بینڈ کے ساتھ ڈانس کرتے اور ساتھ ساتھ مالی قربانی پیش کرتے تھے ان کی فہرستیں بنتیں اور ان کا اس سے پہلے کسی **Funeral** پر دی گئی رقوم سے موازنہ ہوتا تھا۔ جب ہر طرح سے رقم اکٹھی ہو جاتی تو پھر آخری دن ایک بڑے جلوس کی صورت میں جا کر لاش کو دفنا دیا جاتا تھا۔ یہ رسم عیسائیوں کی رگ رگ میں بسی ہوئی تھی مگر احمدی بہت ہی سادہ شرعی طریق سے اپنے مردے دفن کرتے تھے۔

ملک کا دارالحکومت اکراہ **(Accra)** ہے جو بحراوقیانوس کے ساحل پر واقع ہے دوسرا بڑا شہر کماسی **(Kumasi)** ہے جو کہ اشانٹی ریجن کا دارالحکومت ہے اس کے اردگرد گھنے جنگلات پھیلے ہوئے ہیں اسے گارڈن سٹی یعنی پھولوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے اکراہ اور کماسی کے درمیان نیشنل ہائی وے ہے فاصلہ **160-170** میل ہوگا۔ خط استوا پر واقع ہونے کی وجہ سے سارا سال دن رات برابر رہتے ہیں شام چھ بجے سورج غروب ہو جاتا ہے اور فجر کی نماز کا وقت سارا سال صبح سوا پانچ بجے مقرر ہے۔ سورج غروب ہونے کے فوراً بعد یکدم اندھیر ہو جاتا ہے اور یہی حال صبح کے وقت ہوتا ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے بہت اندھیرا اور بعد میں فوراً روشنی ہو جاتی ہے کماسی میں جماعت احمدیہ کا بہت ہی خوبصورت مشن ہاؤس ہے اور ہیڈ کوارٹر اکراہ میں ہے **1982**ء میں مکرم حمید احمد ظفر صاحب وہاں مربی متعین تھے۔ کماسی کے اردگرد **20** سے **30** میل کے فاصلہ پر جماعت احمدیہ کے دو ہسپتال اور تین سیکنڈری سکول ہیں سب سے بڑے سکول تعلیم الاسلام احمدیہ سکول کماسی کا شمار شہر کے اعلیٰ ترین سکولوں میں ہوتا ہے صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی اس سکول کے ہیڈ ماسٹر رہ چکے ہیں۔ دوسرا ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول آسکورے **(Aso kore)** اور تیسرا فومینا **(Fomena)** میں ہے آسکورے میں احمدیہ ہسپتال بھی ہے دوسرا ہسپتال کوکوفو **(Kokofu)** میں ہے دوسرے ریجنز میں احمدی ادارے اس کے علاوہ ہیں ایجوسو **(Ejusu)** اکراہ کماسی نیشنل ہائی وے پر واقع ایک گاؤں ہے یہاں سے کماسی کا فاصلہ دس میل ہے۔ آسکورے کے لئے یہیں سے سڑک جنگل کو جاتی ہے اور فاصلہ پندرہ میل ہے یہاں ہائی وے پر ایک بہت خطرناک تنگ پل ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

پاکستان کا سفارت خانہ اکرا میں رنگ روڈ **(Ring Road)** پر ہے محترمہ مس سلمہ شوکت جان مرحومہ **1980**ء تا **1983**ء وہاں پاکستان کی سفیر متعین تھیں۔

واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن غانا نے **1982**ء میں ایک کنونشن کا اہتمام کیا اور اس کے **Venue** کے لئے یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کماسی کا انتخاب کیا گیا پاکستان سمیت سب مسلم ملکوں کے سفیروں کو دعوت نامے بھجوائے گئے ملک کے وزیر تعلیم نے بطور **Guest speaker** شامل ہونے کی حامی بھری ایسوسی ایشن کے عہدیداروں نے خصوصیت سے یہ اہتمام کیا کہ اس کنونشن میں کوئی احمدی شرکت نہ کرے کسی بھی احمدی کو دعوت نامہ نہ بھجوایا گیا اور تہیہ کیا گیا کہ احمدیوں کی شمولیت کے بغیر ہی اسے کامیاب بنائیں گے۔

سفیر پاکستان محترمہ مس سلمہ شوکت جان صاحبہ اپنے فرسٹ سیکرٹری کو ساتھ لے کر کنونشن کی مقررہ تاریخ سے ایک روز قبل اکرا سے کماسی کے لئے روانہ ہوئیں اس خیال کے تحت کہ سورج غروب ہونے سے قبل منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔ محترمہ سفیر صاحبہ کی گاڑی میں اگلی سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ فرسٹ سیکرٹری بیٹھے ہوئے تھے اور پچھلی سیٹ پر محترمہ سفیر صاحبہ تشریف فرما تھیں جس وقت یہ گاڑی **Ejusu** پہنچی سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی اندھیرا ہو چکا تھا۔ ڈرائیور اس خطرناک پل کو نہ دیکھ سکا اور گاڑی جو کہ پوری رفتار سے جارہی تھی وہ اس سے جا ٹکرائی (یہ پل بہت خطرناک تھا اور اکثر حادثات ہوتے رہتے تھے ہم چونکہ اکثر اس پل سے گزرتے تھے ہمیں علم تھا کہ یہ تنگ پل خطرہ کا موجب ہے) فرسٹ سیکرٹری جو کہ اگلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے اور گاڑی کا وہی حصہ پل سے ٹکرایا تھا وہ شدید زخمی ہو گئے ان کے سینے کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں محترمہ سفیر صاحبہ بھی زخمی ہوئیں ان کا ایک بازو جو کہ پہلے بھی فریکچر ہو چکا تھا وہ اسی جگہ سے پھر فریکچر ہو گیا۔

کنونشن کے منتظمین فوراً جائے حادثہ پر پہنچے اور زخمیوں کو جنرل ہسپتال **Komfo Nakye Hospital** (کمفو ناچی) میں داخل کروایا۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کہ ہسپتالوں میں ادویات نایاب تھیں چونکہ سفیر صاحبہ بھی پاکستانی تھیں کنونشن کے منتظمین کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا کہ پاکستانی مربی متعین کماسی مکرم حمید احمد ظفر صاحب سے رابطہ کر کے مدد طلب کریں۔ تاکہ مناسب طبی امداد میسر آ جائے مکرم حمید ظفر صاحب نے اگلی صبح ایک خادم آسکورے اور دوسرا خادم کوکوفو روانہ کئے (ٹیلی فون کا رابطہ نہ تھا کہ وہ ڈاکٹر صاحبان کو مطلع کریں) مکرم ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب (حال لندن) آسکورے میں تھے اور مکرم ڈاکٹر شفیق احمد قیصر (حال ٹورانٹو) کوکوفو میں تھے خاکسار (حال اسلام آباد) آسکورے کے سیکنڈری سکول کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ چنانچہ ہم سب صبح گیارہ بجے تک **Komfo Nakye** ہسپتال پہنچ گئے۔ محترمہ سفیر صاحبہ سے ملاقات ہوئی وہ بہت حیران ہوئیں کیونکہ پاکستانی سفارت خانہ نے ان کو بتایا ہوا تھا کہ کماسی میں صرف ایک پاکستانی مکرم سلیم احمد جعفری صاحب ہیں جو کہ ایک چمڑے کی فیکٹری میں کام کرتے تھے۔ ان کے علم میں نہیں تھا کہ یہاں پاکستانی مشنری ڈاکٹرز اور ٹیچرز بھی ہیں۔

مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب کی کوشش سے گورنمنٹ آف غانا کا ایک ہیلی کاپٹر کماسی آیا اور محترمہ سفیر صاحبہ کو ان کی خواہش کے مطابق اکرا لے گیا فرسٹ سیکرٹری کماسی ہسپتال میں ہی رہے۔ پاکستانی ڈاکٹر کمفوناچی ہسپتال کے ڈاکٹروں کے ساتھ مل کر ان کا علاج کرتے رہے ادویات اور طعام کا انتظام ہمارے ڈاکٹر کرتے رہے فرسٹ سیکرٹری کی اہلیہ صاحبہ بھی کماسی تشریف لے آئیں وہ قریباً ایک ماہ کے لگ بھگ زیر علاج رہے۔ پھر وہ اکراہ اور وہاں سے جلد ہی واپس پاکستان آ گئے محترمہ سفیر صاحبہ بھی چند ماہ کی چھٹی لے کر پاکستان علاج کے لئے چلی گئیں۔

کنونشن حسب پروگرام شروع ہوا بہت کم ملکوں کے سفیر (غالباً دو یا تین) اس میں شامل ہوئے اور بہت کم رقم کا عطیہ دیا محترم وزیر تعلیم اپنی اچانک مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے اور انہوں نے مکرم **Abdullah Nasir Boateng** جو کہ اشانٹی ریجن کے ڈائریکٹر ایجوکیشن تھے ان کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ مکرم عبداللہ ناصر بوٹنگ خدا کے فضل سے نہایت ہی مخلص احمدی ہیں وہ احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے ہیڈ ماسٹر بھی رہ چکے تھے کماسی کے بہت سے احمدی احباب اس کنونشن میں شامل ہوئے زیادہ تر مالی قربانی بھی انہوں نے ہی پیش کی۔

محترمہ مس سلمہ شوکت جان صاحبہ روبصحت ہو کر واپس غانا تشریف لائیں اور جلد ہی انہوں نے اسکورے کا دورہ کیا ہسپتال اور سکول کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور ارادہ ظاہر کیا کہ وہ جماعت احمدیہ کے سب اداروں کو خود جا کر دیکھیں گی ہمیں اکراہ آنے کی دعوت دی۔ خاکسار اپنی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کے ہمراہ ان کی

دعوت پر اکراہ گیا وہاں انہوں نے کھیلوں کا بہت سارا سامان فٹ بال ہاکیاں وغیرہ کا سکول کو تحفہ دیا خاکسار اور اہلیہ صاحبہ اور بچوں کو گھر میں بلا کر دعوت کی وہ بہت شکوہ کرتی تھیں کہ سفارت خانے کے سٹاف نے ان کو اندھیرے میں رکھا۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ زیادہ تعلق کی بنا پر ان کو جلد واپس وطن بلا لیا گیا۔ چند سالوں کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز-ربوہ

مسل نمبر **35065** میں عابد احمد ولد فیاض احمد قوم جوئیہ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عابد احمد ولد فیاض احمد مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 فضل احمد ناز وصیت نمبر 28980 گواہ شد نمبر 2 عمران شہزاد وصیت نمبر 32529

مسل نمبر **35066** میں ظہور احمد ولد احمد خان چٹھہ قوم چٹھہ پیشہ زمینداری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرس چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 17 ایکڑ واقع مدرسہ چٹھہ مالیتی -/1400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/42000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ظہور احمد ولد احمد خان چٹھہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 فضل احمد ناز وصیت نمبر 28980 گواہ شد نمبر 2 عمران شہزاد وصیت نمبر 32529

مسل نمبر **35067** میں محمد سلیم ناصر ولد بشیر احمد مرحوم قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگھڑ شہر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد محترم میں سے حصہ زرعی زمین رقبہ 13 ایکڑ مالیتی -/150000 روپے۔ 2۔ ترکہ والد محترم میں سے حصہ مکان رقبہ 1800 فٹ مالیتی -/47060 روپے۔ 3۔ فوٹو سٹیٹ مشین مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (3000+2000) روپے ماہوار بصورت (پنشن + آمد از فوٹو سٹیٹ) مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/1200 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد سلیم ناصر ولد بشیر احمد مرحوم سانگھڑ شہر گواہ شد نمبر 1 محمد نسیم رانا ناصر ولد چوہدری نذیر احمد سانگھڑ گواہ شد نمبر 2 رانا حنیف احمد ولد لطیف احمد صاحب مرحوم سانگھڑ

مسل نمبر **35068** میں وسیم اختر زوجہ محمد سلیم ناصر قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگھڑ شہر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 89 گرام مالیتی -/53000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ وسیم اختر زوجہ محمد سلیم ناصر سانگھڑ شہر گواہ شد نمبر 1 محمد سلیم رانا ولد چوہدری نذیر احمد سانگھڑ شہر گواہ شد نمبر 2 محمد سلیم ناصر خاوند موصیہ

مسل نمبر **35069** میں ھبۃ الکریم بنت محمد منیر احمد جاوید قوم شیخ پیشہ .... عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اعوان ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ عدد طلائی انگوٹھی مالیتی -/1300 روپے۔ 2۔ بینک میں جمع نقد رقم -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ھبۃ الکریم بنت محمد منیر احمد جاوید لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد منیر احمد جاوید والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عزیز احمد ملک ولد عباس خان ملک رسول پارک لاہور

مسل نمبر **35070** میں امۃ الصبور زوجہ محمد منیر احمد جاوید قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اعوان ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/50000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الصبور زوجہ محمد منیر احمد جاوید لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد منیر احمد جاوید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عزیز احمد

مسل نمبر **35071** میں ساجد پروین زوجہ افتخار احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-11-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 55 گرام 800 ملی گرام مالیتی -/29850 روپے۔ 2۔ حق مہر -/20000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ساجدہ پروین زوجہ افتخار احمد رحمان پورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد خان عبدالستار خان رحمان پورہ لاہور گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر **35072** میں ارشد احمد ولد چوہدری مبشر احمد قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گارڈن فلیٹس لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-6-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ارشد احمد ولد چوہدری مبشر احمد لاہور گواہ شد نمبر 1 اطہر احمد برادر موصی گواہ شد نمبر 2 کلیم طارق ولد خلیل احمد دارالعلوم وسطی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

✿ مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔ مکرم مرزا مظہر احمد صاحب عارضہ شوگر سے صاحب فراش ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت یابی کیلئے بھی درخواست دعا ہے۔

✿ مکرمہ امتہ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم شبیر احمد صاحب جاوید دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ گزشتہ 15 روز سے لو بلڈ پریشر اور دیگر عوارض کی وجہ سے علیل ہیں علاج معالجہ کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا کمزوری اور ضعف بہت ہے احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

✿ مکرم راجہ خلیل احمد صاحب ریٹائرڈ سینئر پوسٹ ماسٹر راولپنڈی لکھتے ہیں۔ میرا دل کا بائی پاس آپریشن اے ایف آئی سی راولپنڈی میں متوقع ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا کاملہ عطا فرمائے۔

ولادت

✿ مکرم عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم انجینئر افضل اکرام صاحب پراچہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 23 جون 2003ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ کا نام اسفندیار افضل پراچہ تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم محمد اکرام پراچہ ابن مکرم شیخ محمد اقبال پراچہ صاحب مرحوم آف سرگودھا کا پوتا اور ونگ کمانڈر (ر) داؤد احمد ابن مکرم محمد اسحاق عابد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

اعلان داخلہ

☆ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے مختلف مضامین میں Ph.D، M.Phil، M.Sc، MA، MBA، PGD، درس نظامی، سرٹیفکیٹ کورسز، ٹیکنیکل و زرعی کورسز، اوپن ٹیک کورسز، شارٹ ٹرم تعلیمی پروگرام، بیچلرز پروگرام، بی ایڈ، اعلیٰ ثانوی سکول سرٹیفکیٹ، سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 5 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کے لئے روزنامہ جنگ 2 اگست 2003ء۔

✿ علی احمد شاہ یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میر پور آزاد کشمیر نے B.Sc الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 20 اگست تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 3۔ اگست 2003ء

برٹش Chevening سکالر شپ 05-2004

✿ برٹش Chevening سکالرشپ 05-2004 کے لئے درخواست دینے کی آخری تاریخ 15 ستمبر 2003ء ہے۔ درخواست فارم TCS آؤٹ لٹس یا www.britishcouncil.org.pk سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 3۔ اگست

(نظارت تعلیم)

گیمبیا

محل وقوع

گیمبیا افریقہ میں سب سے چھوٹی ریاست ہے۔ یہ براعظم کے انتہائی مغرب میں واقع ہے۔ اور تین سو میل لمبی زمینی پٹی کی شکل میں ہے جو مغرب میں بحراوقیانوس کے ساحل سے لے کر مشرق میں ''فتاجلون'' کی پہاڑیوں تک پھیلی ہوئی ہے۔ گیمبیا کے تمام اطراف میں ماسوائے مغرب کے سینی گال کا خطہ موجود ہے۔ ملک کے زیادہ مقامات پر چوڑائی صرف 15 میل ہے۔ لیکن دریا کے دہانے پر چوڑائی 30 میل ہے جہاں دارالحکومت بنجول ہے۔

رقبہ و آبادی

رقبہ 10689 مربع کلومیٹر ہے۔ 1996ء میں گیمبیا کی آبادی 952000 تھی۔ اسلام اور عیسائی مذہب کے لوگ یہاں آباد ہیں۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

دارالحکومت ''بنجول'' ہے۔ میری کنڈا۔ جارج ٹاؤن بڑے شہر ہیں۔

طرز حکومت، کرنسی و زبان

طرز حکومت پارلیمانی جمہوریت ہے۔ ڈلاسی کرنسی ہے۔ انگریزی بولی جاتی ہے۔ گیمبیا نے 18 فروری 1965ء میں آزادی حاصل کی۔

زراعت

گیمبیا ایک زرعی ملک ہے۔ بڑی پیداوار مونگ پھلی ہے۔ مونگ پھلی سے برآمدات کی کمائی کل آمدنی کا 57 فیصد تھی۔ باجرہ سب سے بڑی خوراک کی فصل ہے۔ دوسرا نمبر اس فصل کے بعد چاول کا ہے۔ چاول کی بھاری مقدار کئی سال سے برآمد کی جارہی ہے۔ چاول کی پیداوار میں اضافہ کے لئے خصوصی اقدامات کئے گئے ہیں۔

شرح خواندگی

(1996ء میں) 17 فیصد

برآمدات و درآمدات

مونگ پھلی خشک کھجور، مچھلی، کھال، مونگ پھلی کا تیل برآمدات ہیں۔ جب کہ لمبی گاڑیاں، کپڑا، دھاتی اشیاء، مشینری اور پٹرولیم درآمدات ہیں۔

زراعت

چاول دیہاتوں میں اب کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے اور کاٹن چھوٹے پیمانے پر برآمد کی جاتی ہے۔

معیشت یا صنعت

گیمبیا کا تقریباً 60 فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ جنگلات اس ملک کی معیشت کا اہم سیکٹر ہے جب کہ ماہی گیری اور لکڑی بھی چھوٹی صنعتوں میں شامل ہیں۔

بنک

گیمبیا میں 5 بنک ہیں جن کے نام سٹینڈرڈ بنک آف گیمبیا۔ سنٹرل بنک آف گیمبیا، کمرشل و ترقیاتی بنک کے علاوہ بنک ہیں۔ بڑی اور کئی چھوٹی سپر یونیٹز بھی ہیں۔

ممبر شپ

گیمبیا یو۔این، او۔اے۔یو۔ دولت مشترکہ اور ای۔سی۔او۔ ڈبلیو۔اے۔ایس کا ممبر بھی ہے۔ ستمبر 1965ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

پرچم

تین متوازی سرخ، نیلی اور سبز پٹیاں نیلی پٹی کا بارڈر سفید ہے۔

بقیہ صفحہ 8

نے کہا ہے کہ یہ دھوکا ہے۔ جہادی تنظیموں نے اعلان کیا ہے کہ جنگ بندی کے معاہدے پر قائم ہیں۔ مزید قیدیوں کو رہا نہ کیا گیا تو فائر بندی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

فوج کم پڑ گئی امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے بتایا ہے کہ افغانستان اور عراق میں فوج کم پڑ گئی ہے۔ نئی بھرتیوں پر غور کیا جا رہا ہے۔ دنیا میں بڑھتی ہوئی امریکی سرگرمیوں کے پیش نظر امریکی فوج میں اضافے کی ضرورت ہے۔

سلامتی کونسل کی صدارت شام نے ماہ اگست 2003ء کیلئے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی صدارت سنبھال لی ہے۔ شام کو اکتوبر 2001ء میں اقوام متحدہ کے دو سال کیلئے غیر مستقل رکن کی حیثیت سے منتخب کیا گیا تھا۔

پیپسی کولا سمیت 12 مشروبات پر پابندی بھارتی پارلیمنٹ نے پیپسی کولا اور کوکا کولا سمیت بارہ مشروبات کے پارلیمنٹ میں استعمال پر پابندی عائد کر دی ہے۔ بھارت کی ایک غیر سرکاری تنظیم اور ماحولیات سنٹر کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دہلی میں فروخت ہونے والے مشروبات میں زہریلے کیڑے مار اجزاء شامل ہیں۔ جو صحت کیلئے مضر ہیں۔

فضائی رابطے بحال 23 سال کے وقفے کے بعد براعظم یورپ اور افغانستان کے درمیان دوبارہ فضائی رابطے بحال ہو گئے ہیں۔

افغانستان میں اتحادی فوجیوں پر حملے افغانستان میں پکتیا قندھار اور پردان میں اتحادی فوجیوں پر مختلف حملوں میں متعدد فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ ارگون میں آٹھ اور قندھار میں دو راکٹ فائر کئے گئے۔ شمالی افغانستان میں متحارب گروپوں میں لڑائی جاری ہے۔

یورپ میں شدید گرمی یورپ ان دنوں شدید گرمی کی لپیٹ میں ہے بعض ملکوں میں درجہ حرارت اتنا زیادہ ہے کہ ماضی میں اس کی تاریخ نہیں ملتی۔ سپین میں گرمی سے 13۔ افراد ہلاک ہو گئے فرانس میں اتنی گرمی دوسری جنگ عظیم کے بعد پہلی مرتبہ پڑی جبکہ جرمنی میں گرمی سے نئے ریکارڈ قائم ہو گئے۔ برطانیہ بھی گرمی اپنا زور دکھا رہی ہے۔

فلسطینی علاقے خالی کرنے سے انکار اسرائیل نے مزید فلسطینی علاقے خالی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ فلسطینی وزیراعظم محمود عباس نے اسرائیل کی جانب سے امن روڈ میپ کے نفاذ میں پس و پیش کرنے پر اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون سے طے شدہ ملاقات منسوخ کر دی ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم نے کہا ہے کہ جب تک جہادی تنظیموں پر پابندی نہیں لگتی مقبوضہ علاقے خالی نہیں کریں گے۔

افغان وزیر گرفتار افغان حکومت نے طالبان دور کے افغان نائب وزیر ذبیح اللہ زاہد کو گرفتار کر لیا ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	8۔اگست	زوال آفتاب	12-14
جمعہ	8۔اگست	غروب آفتاب	7-02
ہفتہ	9۔اگست	طلوع فجر	3-56
ہفتہ	9۔اگست	طلوع آفتاب	5-26

آئینی پیکج کیلئے حکومت نے 3دن کی مہلت مانگ لی حکومت نے قابل قبول آئینی پیکج تیار کرنے کیلئے مجلس عمل سے مزید تین روز کی مہلت مانگی ہے یہ پیکج حکومت اور مجلس کے درمیان آئندہ سربراہ ملاقات میں پیش کیا جائے گا۔ مجلس عمل نے 13 نکاتی فارمولہ پہلے ہی پیش کر دیا ہے۔ حکومت نے آئینی پیکج کی تیاری کے سلسلے میں شریف الدین پیرزادہ اور دیگر ماہرین سے بھی مشورے کئے ہیں۔

سوادولاکھ کیوسک پانی سمندر میں چھوڑنے کا نیا ریکارڈ ملک کے دریاؤں میں پانی کی آمد میں اضافہ کی وجہ سے موجودہ سیزن میں ڈاؤن سٹریم کوٹری سے سمندر میں پانی بہانے کا نیا ریکارڈ قائم ہو گیا ہے۔ جس کے تحت کوٹری بیراج سے سوادولاکھ کیوسک سے زائد پانی سمندر کی طرف چھوڑ دیا گیا۔ انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) کے ذرائع کے مطابق منگلا اپنی گنجائش 1202 فٹ کے مطابق بھر گیا ہے جبکہ تربیلا اپنی گنجائش 1550 فٹ سے صرف 9فٹ نیچے رہ گیا ہے۔ جو آئندہ چند دنوں میں بھر جائے گا۔

سرحدی علاقے میں فوج افغانستان کی اپیل پر بھجوائی وزیر خارجہ خورشید قصوری نے کہا ہے کہ اس بات میں کوئی حقیقت نہیں ہے کہ بلوچستان کی ساحلی پٹی کو علیحدہ کیا جا رہا ہے۔ پاکستان اپنی خودمختاری پر کوئی آنچ نہیں آنے دے گا۔ پاکستان نے افغانستان کے ایک انچ پر بھی قبضہ نہیں کیا۔ افغان حکومت کی اپیل پر فوج سرحدی علاقوں میں بھجوائی۔

پاکستان سے بہتر تعلقات کیلئے مزید اقدامات کرینگے بھارتی نائب وزیراعظم اور وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ ہم بھی مسئلہ کشمیر کا حل چاہتے ہیں۔ پاکستان سے بہتر تعلقات کیلئے مزید اقدامات کرینگے۔ کشمیر میں امن کیلئے ہماری کارروائیوں میں تیزی آئے گی۔ اچھے تعلقات کیلئے ہر سطح پر گروپس پاکستان بھیج رہے ہیں۔

انتظامی مشینری کی کارکردگی بہتر ہوگی وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ زراعت، آبپاشی، صنعت، تعلیم اور قومی زندگی کے دیگر شعبوں میں بنیادی نوعیت کی اصلاحات اور تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں جس کے نتیجہ میں انتظامی مشینری کی کارکردگی بہتر ہوگی۔ اور عوام کا معیار زندگی مزید بلند ہوگا۔

ملک میں بڑا ڈیم بنانے کیلئے کام شروع کرنے کی ہدایت وزیراعظم ظفر اللہ جمالی نے وزارت پانی و بجلی کو ہدایت کی ہے کہ ملک میں ایک بڑا ڈیم بنانے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر کام شروع کیا جائے۔ اس سلسلہ میں وزیراعظم نے انڈس ریور اتھارٹی (ارسا) سے بھی سفارشات طلب کی ہیں جنہیں کابینہ کی آئندہ میٹنگ میں پیش کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ سندھ نے ایک بار پھر کالا باغ ڈیم کی تعمیر کی مخالفت اور پنجاب نے حمایت کی ہے۔ صوبہ سرحد اور بلوچستان نے کسی ڈیم کی مخالفت نہیں کی۔

دستوری اور سیاسی اختلافات جمہوریت کا حصہ ہیں صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان سیاسی اور معاشی اعتبار سے مضبوط ملک بن کر ابھرا ہے دستوری اور سیاسی اختلافات جمہوریت کا حصہ ہیں اور قوی امید ہے کہ خوش اسلوبی سے طے ہو جائیں گے۔ فوج کی ضروریات پوری کی جائیں گی۔ پاکستان وسط ایشیا، خلیج اور جنوبی ایشیا کے درمیان تجارتی مرکز بن جائے گا۔ گوادر کی بندرگاہ کئی ممالک کیلئے گیٹ وے کا کام دے گی۔ قومی سلامتی کیلئے مضبوط معیشت اہم ہے وہ کور کمانڈرز اور سیکیورٹی ورکشاپ سے خطاب کر رہے تھے۔

امریکہ۔ بھارت فوجی تعاون امریکہ کے جوائنٹ چیف آف اسٹاف جنرل رچرڈ نے دہشت گردی کے خلاف بھارت کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ اور بھارت کے درمیان فوجی تعاون نہ صرف جاری رہے گا بلکہ اسے مزید بڑھایا جائے گا انہوں نے کہا کہ بھارت بہت جلد آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا ملک بن جائے۔ عراق فوج نہ بھیجنے کے فیصلے پر امریکہ اور بھارت کے تعلقات خراب نہیں ہونگے۔

القاعدہ کے خلاف پاکستان کا تعاون امریکہ نے کہا ہے کہ افغان سرحد پر القاعدہ اور طالبان کے بچے کھچے ارکان کے خلاف آپریشن میں پاکستان بھرپور تعاون کر رہا ہے۔ دہشت گردی کا خاتمہ کر کے رہیں گے۔

عراق کیلئے اقوام متحدہ کا خصوصی مشن اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ عراق کیلئے اقوام متحدہ کا خصوصی مشن بنایا جائے۔ بعض ممالک اقوام متحدہ کے تحت اپنی فوج عراق بھیجنے کا مطالبہ کر رہے ہیں اس سلسلے میں مل بیٹھ کر حکمت عملی تیار کی جائے۔ سیکیورٹی کونسل عراقی گورننگ کونسل کو تسلیم کرے۔

بغداد میں فوجی اڈے پر راکٹوں سے حملہ عراق میں مختلف جھڑپوں میں 3امریکی فوجی ہلاک اور ایک عراقی شہری جاں بحق اور 4زخمی ہو گئے۔ جبکہ بغداد میں فوجی اڈے پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ امریکی فوج نے مختلف علاقوں میں چھاپے مار کر 18عراقیوں کو مزید گرفتار کر لیا۔ بغداد میں ایک ٹرک میں دھماکہ سے 4۔افراد زندہ جل گئے۔ 5زخمی ہوئے۔ دھماکے سے ایک کیمیکل کی دکان میں آگ لگ گئی۔ امریکی فوج نے علاقے کو سیل کر دیا۔

انڈونیشیا میں خودکش حملہ انڈونیشیا میں امریکی ہوٹل میں ہونے والے خودکش حملہ کی ذمہ داری جماعت اسلامیہ نے قبول کر لی اور مزید حملوں کی دھمکی دی ہے۔ جکارتہ میں سیکیورٹی انتظامات انتہائی سخت کر دیئے گئے ہیں۔ میرٹ ہوٹل پر حملہ میگاوتی کی جماعت اسلامیہ کے کارکنوں کے خلاف کارروائی کا بدلہ ہے۔ کسی بھائی کو سزا دی گئی تو انڈونیشیا اور دیگر ممالک میں جواب دینگے۔ خودکش حملہ سرمایہ کاری کے لئے زہر قاتل ہے۔ جماعت اسلامیہ کے خلاف شدید کارروائی کی جائیگی۔

339 فلسطینی قیدی رہا اسرائیل نے 339 فلسطینی قیدی رہا کر دیئے فلسطینی وزیراعظم محمود عباس نے شدت پسند تنظیم حماس اور اسلامی جہاد کے رہنماؤں سے ملاقاتیں کی ہیں اسلامی جہاد کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ وزیراعظم محمود عباس اسلامی جہاد کے اس موقف سے متفق ہیں کہ اسرائیل کی جانب سے 339 فلسطینیوں کی رہائی ناکافی ہے۔ فلسطینی صدر یاسر عرفات

باقی صفحہ 7 پر

کوٹھی کرایہ کیلئے خالی ہے

کوٹھی برقبہ دو کنال، تین عدد بیڈ روم ڈرائنگ ڈائننگ، کچن، دو عدد سٹور دو برآمدے، گیراج دونوں اطراف کھلے لان واقع 6/5 دارالصدر غربی ربوہ کرایہ پر دینا مطلوب ہے۔

رابطہ فون نمبر: 04524-211537

چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی۔ فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس

یادگار روڈ ربوہ

فون 213158

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

افضال جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

لاہور

افضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز

لاہور میں واقع واپڈا ٹاؤن۔ ویلنشیا۔ این ایف سی UET (انجینئرنگ یونیورسٹی) پی آئی اے، آئی ای پی ٹاؤن نشیمن اقبال۔ آرکیٹیکٹ اور دیگر سوسائٹیوں میں پلاٹس کی خرید و فروخت اور تعمیر کیلئے رابطہ کریں۔

042-5183822-0333-4325122

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

بخارا اصفہان، شجرکار، دیجی مخمل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎

042-6306163-6368130Fax:042-6368134

E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

AHMAD MONEY CHANGER

AMC

Deals in: All Foreign currencies,Bank Drafts,T.T,FEBC,Encashment Certificate

State Bank Licence # Fel (c)/15812-P-98

B-1 Raheem Complex,Main Gulberg II,Lahore

Tel#5713728.5713421. 5750480 .5752796 Fax#5750480

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29